

مولانا محمد مشتاق حفظہ اللہ



ردمك: ٩٧٨-٩٩٦٠-٥٠٠-٧١-٣

## مضامین

9	■ عرض ناشر
13	■ مقدمہ
17	■ توبہ کے احکام و مسائل
17	● توبہ کے لغوی معنی
18	● توبہ کے اصطلاحی معنی
20	● توبہ النصوح کا مفہوم
20	● توبہ کی اقسام
21	● توبہ، انابت اور اُوبہ میں فرق
22	● توبہ کی شرائط
23	● ترک مامور اور ارتکاب ممنوع دونوں کی وجہ سے توبہ کرنا ضروری ہے
25	● توبہ ہی دین کی حقیقت ہے
27	■ توبہ..... قرآن مجید کی روشنی میں

27	● توبہ قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے
36	● توبہ کرنا حضرات انبیاء و اولیاء کا شیوہ ہے
45	● توبہ کی جزا
48	● بندے کا توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے.....
49	● سابقہ تمام انبیائے کرام نے بھی توبہ کی دعوت دی.....
51	■ توبہ..... احادیث کے آئینے میں
62	● نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے توبہ کی عملی مثالیں.....
66	■ توبہ کے بارے میں اہل علم کے ارشادات
69	■ توبہ کے فائدے
71	■ سچی توبہ کرنے والوں کے سچے واقعات
71	● حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ
79	■ اولادِ آدم کے لیے سبق
81	■ حضرت نوح علیہ السلام کی توبہ
85	● فوائد و ثمرات
88	■ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توبہ
88	● مصری کا قتل
92	● دیدار الہی کا سوال
96	■ قوم موسیٰ کی توبہ



- 101 حضرت یونس علیہ السلام کی توبہ
- 106 قوم یونس کی توبہ
- 108 غار والوں کی توبہ
- 112 سوانسانوں کے قاتل کی توبہ
- 115 حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ
- 126 حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ کی توبہ
- 128 حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ
- 132 انصار رضی اللہ عنہم کی توبہ
- 135 بصرہ کے ایک بادشاہ کی توبہ
- 138 عبداللہ بن مرزوق کی توبہ
- 140 موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی کی توبہ
- 151 حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کی توبہ
- 154 حضرت بشر بن حارث حافی رضی اللہ عنہ کی توبہ
- 157 ایک خوب و عورت کی توبہ
- 159 امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے ایک پڑوسی کی توبہ
- 161 قرآن مجید کی آیت سن کر ایک اعرابی کی توبہ
- 164 ایک گناہ گار نوجوان کی توبہ

## عرض ناشر

یہ دنیا فانی ہے۔ اس کی حیثیت بلبلے سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ رب العزت کے نزدیک یہ مچھر کے پر سے بھی زیادہ بے وقعت ہے۔ اصل زندگی آخرت کی ہے جو نامعلوم حد تک وسیع اور لامتناہی ہے۔ وہ شخص کتنا نادان ہے جو اس ناپائیدار دنیا میں رہنے کے لیے تو دن رات محنت کرتا ہے، خون پسینہ ایک کر کے دولت کماتا ہے، عالی شان کوٹھی بنگلے بنواتا ہے مگر آخرت کی زندگی کے لیے کچھ نہیں کرتا جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

اے فنا انجام انساں! کب تجھے ہوش آئے گا

کب تلک تو اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا؟

غور کیجیے، آج ہر خاص اور عام، امیر اور غریب، خواندہ اور ناخواندہ، عورت اور مرد الاما شاء اللہ سب کے سب اسی فنا پذیر دنیا کی دلچسپیوں میں گم ہیں، انھیں آخرت کا خیال کیوں نہیں آتا؟ انھیں یہ احساس کیوں نہیں ہوتا کہ ایک دن فرشتہ اجل آئے گا، ہماری نگاہوں کو خیرہ کر دے گا، ہمارے ہوش اڑا دے گا، ہمارے دل و دماغ کو ماؤف کر دے گا، وہ اپنا بے رحم ہاتھ بڑھا کر ہماری زندگی کا گلا گھونٹے گا اور ہماری روح پرواز کر جائے گی۔ پھر ہمارا لباس اترے گا، آنکھوں سے چشمے، کلائیوں سے

گھڑیاں اور انگلیوں سے انگوٹھیاں بھی اتار لی جائیں گی۔ غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا اور ہمارے جسدِ خاکی کو قبر کے حوالے کر دیا جائے گا۔

آدمی زندگی کا یہ انجام یاد رکھے تو کبھی غفلت کا شکار نہیں ہو سکتا۔ آخرت سے غفلت کی وجہ ہمارا ماحول ہے۔ جس معاشرے میں بے پردگی عام ہو، گھر گھر ٹیلی ویژن چل رہا ہو، دن رات بے ہودہ فلموں کی نمائش ہو رہی ہو، لچر ڈرامے دکھائے جا رہے ہوں، آوارہ گیتوں اور گمراہ کن قوالیوں سے فضا گونج رہی ہو، قدم قدم پر کفر، شرک اور بدعتوں کی گرم بازاری ہو، رشوت کا راج ہو، سود کا کاروبار معیشت کے رگ و ریشے میں پھیل گیا ہو۔ جہاں اونچی بلڈنگیں، چمکیلی گاڑیاں اور بھاری بینک بیلنس ہی معیارِ حیات (Symbol Status) بن گیا ہو، وہاں آخرت کا خیال کسے آئے گا؟ اسی غفلت، خود فراموشی، مادی عیش کی ہوس اور اللہ رب العزت سے روگردانی کا نتیجہ ہے کہ آج ہر شخص پریشان ہے۔ امیر، کبیر، وزیر، مشیر، مدیر، سفیر اور فقیر، سب بے چین ہیں۔ امیر آدمی اپنی نوعیت کے مسائل میں گھرا ہوا ہے اور غریب آدمی اپنی سطح کے مصائب میں گرفتار ہے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک قریب قریب پورے عالم اسلام کی یہی حالت ہے جب کہ طاغوتی طاقتیں ہماری بستیوں میں گھس آئی ہیں جن کے خوفناک مظالم کے آگے ہم بے بس ہیں۔

اس رُوحِ فرسا صورتحال کا ایک ہی علاج ہے کہ ہم اپنی غفلت اور بے حسی کے کپسول سے باہر نکل آئیں اور اپنی زندگی میں بنیادی تبدیلی لانے کا فیصلہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کریں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، کفر، شرک اور بدعت کی غلاظتیں دُور کریں، بری عادتوں کے ٹیلے توڑیں اور اپنے ماحول کو بدلنے کی جدوجہد

کریں۔ جب ہم سب اپنی ذات، اپنے گھروں، اپنے محلوں اور بستیوں میں دینی تعلیمات و روایات عام کریں گے تو آس پاس کی فضا آپ ہی آپ بدلنے لگے گی، یوں دھیرے دھیرے ہمارا سارا ماحول تبدیل ہو جائے گا۔ یہ دنیا کبھی کسی کے لیے نہیں بدلتی۔ اگر ہم خود بدل جائیں تو یہ دنیا بھی اپنی رفتار بدلنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اپنی ذات اور اپنے ماحول میں تبدیلی کی پہلی شرط سچی توبہ ہے۔

”توبہ کے احکام و مسائل“ کے زیر عنوان یہ کتاب دینی علوم و معارف کے نامور سکالر مولانا محمد خالد سیف نے تحریر فرمائی ہے۔ موصوف نے اپنے سفرِ مطالعہ میں امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ کی مشہور کتاب ”کتاب التوابین“ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ انھوں نے عام فہم شگفتہ اسلوب میں توبہ کے معانی و مفاہیم اُجاگر کیے ہیں، توبہ کی ضرورت اور اہمیت کا احساس دلایا ہے، توبہ کی شرائط بتلائی ہیں۔ توبہ کے تمام احکام اور مسائل نہایت تفصیل سے بتائے ہیں۔ انھوں نے قرآن کریم اور احادیثِ مقدسہ کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ توبہ ہی دین کی اصل حقیقت، انبیائے کرام کا وظیفہ خاص اور فوز و فلاح کا ابدی سرچشمہ ہے۔ جلیل القدر مصنف نے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ اور حضرت یونس علیہم السلام کی توبہ کے واقعات کے علاوہ صحابہ کرام کی توبہ کے احوال نہایت اثر انگیز پیرائے میں بیان فرمائے ہیں۔ انھوں نے ہر صاحب ایمان کو ترغیب دی ہے کہ وہ توبہ و استغفار کا خاص اہتمام اور التزام کرے۔ اللہ رب العزت نہایت کریم اور رحیم ہے۔ جو شخص گناہوں سے باز رہنے کا پکا ارادہ کر کے سچی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔



یہ کتاب ہر مسلمان مرد اور عورت کو نہایت توجہ سے پڑھنی چاہیے۔ ان شاء اللہ اس سے توبہ کی توفیق ملے گی، دل کی دنیا بدلے گی، قدم صراطِ مستقیم پر چل پڑیں گے اور ان تمام مصائب و کمروہات کا خاتمہ ہو جائے گا جنہوں نے آج ہمیں اپنا ہدف بنا رکھا ہے۔

بخود نگر، گلہ ہائے جہاں چہ می گوئی

اگر جہان تو دیگر شود، جہانِ دگر است!

دارالسلام کے ”شعبۂ فقہ و متفرقات“ کے زیر اہتمام منظر عام پر آنے والی اس کتاب کے معنوی محاسن تو جلیل القدر مصنف ہی کے نامہ اعمال کی دلاویزی کا حصہ ہیں تاہم اس کی صحت اور حُسنِ طباعت میں عزیز گرامی حافظ عبدالعظیم اسد کی ندرت اور نگرانی کے نقوش بہت نمایاں ہیں۔ ان کے معاونین حافظ محمد ندیم، مولانا تنویر احمد، قاری طارق جاوید عارفی، جناب احمد کامران اور قاری عبدالرشید نے کتاب کے مسودے کے پیچ و خم پر بار بار نظر دوڑائی ہے اور حق تصحیح ادا کیا ہے۔ کمپوزنگ عبدالواسع، گل رحمن اور خرم شہزاد نے کی۔ اسد علی نے عمدہ ڈیزائننگ کر کے ان اوراق کو زینت بخشی ہے۔ دارالسلام کے ریسرچ فیلو مولانا محمد مشتاق نذیر نے نہایت باریک بینی سے تخریج کا اہتمام کر کے اس گرانمایہ کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو اپنے لطف و کرم سے سرفراز فرمائے!

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام الریاض، لاہور

دسمبر 2009ء

## مقدمہ

ہر انسان خطا کار اور گناہ گار ہے، خطاؤں اور گناہوں کے ازالے کے لیے شریعت میں توبہ کا حکم دیا گیا ہے۔ توبہ کے لغوی معنی..... جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے..... لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔ اسی لیے یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور بندوں کے لیے بھی، اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر اس طرح کہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندے کی طرف اپنی مغفرت اور رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور اپنے بندے کی توبہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماتا ہے کیونکہ توبہ قبول کرنا اس کی صفت ہے اور جب لفظ توبہ بندے کے لیے استعمال ہو تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ بندہ اس فعل کو ترک کر کے جو شریعت میں مذموم ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تاکہ وہ اس کا گناہ معاف کر کے اسے ہدایت کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔

کتاب و سنت کے بے شمار دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادات میں توبہ کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی چھوٹے بڑے کا امتیاز کیے بغیر سب کو توبہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾

”اور اے مومنو! تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“<sup>①</sup> اہل ایمان اور صلحاء کے لیے توبہ بارگاہ الہی میں تقرب کا ذریعہ بنتی ہے اور اس سے ان کا شمار صدیقین میں ہونے لگتا ہے کیونکہ جس بندے کو بارگاہ الہی میں جس قدر زیادہ تقرب حاصل ہوگا، اسے اپنی بے بضاعتی، عاجزی، ناتوانی، انکسار، خاکساری اور اپنے رب تعالیٰ کے جلال و کمال کا اسی قدر زیادہ احساس ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ جب ہم حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کے حالات پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دن اور راتیں، ان کی صبحیں اور شامیں کثرت کے ساتھ توبہ و استغفار سے مہکتی رہتی تھیں۔ آگے چل کر احادیث مبارکہ کے حوالے سے ہم بیان کریں گے کہ خود سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں ستر ستر اور سو سو بار توبہ و استغفار فرمایا کرتے تھے۔ توبہ و استغفار کے لیے لازم نہیں کہ وہ واقعی کسی خطا کی وجہ سے ہو بلکہ توبہ و استغفار کے ساتھ معاصی کے تصور سے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جو رب تعالیٰ سے قریب سے قریب تر ہونے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

توبہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہی نہیں۔ توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست اور اس کی بارگاہ کا مقرب بن جاتا ہے، اسی وجہ سے مومن کے لیے توبہ کو واجب قرار دیا گیا ہے کیونکہ ہر انسان خطا کار ہے اور حدیث نبوی میں ہے کہ بہترین خطا کار وہ ہیں جو اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں۔

توبہ اپنی تمام شرائط کے ساتھ محض گناہوں سے رجوع ہی کا نام نہیں ہے بلکہ بندے سے جس گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہو، اسے حال اور مستقبل میں ترک کرنے کے عزم اور ماضی میں ہونے والی کوتاہی کی تلافی کی کوشش کا نام توبہ ہے اور تلافی مافات کے طور پر عمل صالح لازم ہے کیونکہ نیکیوں سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

دین و شریعت میں توبہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر اہل علم نے اپنی کتابوں میں اس موضوع پر بہت تفصیل سے لکھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے اس موضوع پر مستقل کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں سے ایک مشہور کتاب امام موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ (541.....620ھ) کی ”کتاب التوابین“ بھی ہے جس کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ کتاب و سنت کی اشاعت کے عالمی ادارے ”دار السلام“ نے اسے اردو کے قالب میں پیش کرنے کا پروگرام بنایا تا کہ عربی زبان نہ جاننے والے حضرات بھی اس کتاب سے کما حقہ استفادہ کر سکیں۔ ترجمے کے لیے جب محترم حافظ عبد العظیم اسد رحمہ اللہ نے اس کتاب کا ایک نسخہ مجھے مرحمت فرمایا تو اس کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ اس میں بہت سی روایات ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور بہت سے قصص کا تعلق اسرائیلیات سے ہے، لہذا بندہ عاجز نے اس کتاب سے صرف صحیح روایات اور سچے واقعات و حکایات کا انتخاب کیا ہے اور قارئین کرام کے بھرپور استفادے کے لیے کتاب و سنت کی روشنی میں توبہ کے احکام و مسائل کی تفصیل بیان کر کے بہت سے اضافے شامل کر کے کتاب کو جدید اسلوب کے ساتھ اس طرح مرتب کیا ہے کہ اب اس کی حیثیت محض ترجمے کی نہیں بلکہ ایک مستقل تصنیف کی ہے۔ موجودہ حالات میں اس موضوع پر ایک کتاب کی ضرورت بھی نہایت شدت سے



محسوس ہو رہی تھی کیونکہ..... ع

### شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت

کے مصداق ملتِ اسلامیہ شامتِ اعمال کی وجہ سے عصر حاضر کے نمرودوں اور فرعونوں کے آلام و مصائب کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ ان حالات میں امتِ مسلمہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دیگر تدابیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ قومِ یونس علیہ السلام کی طرح بحیثیت مجموعی صدقِ دل کے ساتھ رب تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرے تاکہ دنیا کی زندگی میں آیا ہوا ذلت کا یہ عذاب دور ہو جائے۔ پیش نظر کتاب توبہ و استغفار کے معنی و مفہوم، اس کی اہمیت و عظمت اور اس کے صحیح طریقے کو سمجھنے میں ان شاء اللہ تعالیٰ مدد و معاون ثابت ہوگی۔

قارئین کرام! آئیے ہاتھ اٹھائیں، سر کو جھکائیں، اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور اپنے رؤف رحیم آقا و مولیٰ کے حضور صدقِ دل سے توبہ و استغفار کریں، اپنے لیے بھی اور ساری ملتِ اسلامیہ کے لیے بھی تاکہ امت کے سر سے ذلت و ادبار کے بادل چھٹ جائیں اور اس کی مغفرت و رحمت کے انوار سے ہم سب گناہ گاروں اور سیئہ کاروں کے دلوں کی دنیا میں کرن کرن اجالا ہو جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّئُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

محمد خالد سیف

اسلام آباد

ستمبر 2009ء

### توبہ کے احکام و مسائل

#### توبہ کے لغوی معنی

لفظ ”توبہ“ تَوَّاب کے مادہ سے ”تَابَ يَتُوبُ“ کا مصدر ہے جس کے معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: تَابَ عَنْ ذَنْبِهِ یعنی اس نے اپنے گناہ سے رجوع کر لیا۔ اور توبہ کرنے والے کو تائب کہا جاتا ہے، ترکِ گناہ معذرت کی بہترین صورت ہے۔

معذرت کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

① معذرت کرنے والا کہے کہ میں نے یہ کام کیا ہی نہیں۔

② میں نے یہ کام کیا تو ہے لیکن اس سے میرا مقصود یہ تھا۔

③ اعترافِ جرم کے ساتھ آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا یقین بھی دلائے۔

یہی تیسری صورت توبہ کہلاتی ہے، اسی لیے عربی زبان میں کہا جاتا ہے: تَابَ إِلَى

اللہ یعنی اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا﴾

”اور تم سب اللہ کے حضور توبہ کرو۔“<sup>①</sup>

یعنی اس کی اطاعت کی طرف لوٹ آؤ اور اس کی طرف رجوع کرو۔ کہا جاتا ہے: تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ کو قبول فرمالیا۔ تائب، توبہ کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور توبہ قبول کرنے والے کو بھی۔ بندہ اللہ کی طرف تائب ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر تائب ہے، ”تَوَّابٌ“ کثرت سے توبہ کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور کثرت سے توبہ قبول فرمانے والے کو بھی اور ”مَتَّابٌ“ کے معنی پوری اور مکمل توبہ کے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝﴾

”اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے جیسے رجوع کرنے کا حق ہے۔“<sup>②</sup>

جوہری لکھتے ہیں: توبہ کے معنی گناہ سے رجوع کرنے کے ہیں اور حدیث میں ہے:

«الْندَمُ تَوْبَةٌ»

”ندامت کا اظہار کرنا توبہ ہے۔“<sup>③</sup>

### توبہ کے اصطلاحی معنی

امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شریعت میں توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ برا ہونے کی وجہ سے گناہ کو ترک کر دیا جائے، ماضی میں گناہ کا جو ارتکاب ہوا، اس پر ندامت کا اظہار

① النور 31:24. ② الفرقان 71:25. ③ الصحاح 79/1، و مسند أحمد: 376/1، وسنن ابن ماجہ، الزهد، باب ذکر التوبة، حدیث: 4252.

کیا جائے، آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کیا جائے اور جن اعمال کا تدارک ممکن ہو ان کے تدارک کی کوشش کی جائے۔

جر جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل سے گناہوں پر اصرار کی گرہ کھول کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور پھر اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنے کا نام توبہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گناہ کا اعتراف کرنے، اس پر ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ اس سے باز رہنے کا نام توبہ ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اصطلاح شریعت میں توبہ یہ ہے کہ معصیت پر اس لیے ندامت کا اظہار کیا جائے کہ وہ معصیت ہے اور یہ عزم مصمم کیا جائے کہ قدرت کے باوجود آئندہ اس معصیت کا ارتکاب نہیں ہوگا۔ اس تعریف میں جو یہ کہا گیا ہے کہ معصیت پر ندامت کا اظہار کیا جائے تو یہ اس لیے کہ مباح یا طاعت کے کسی کام پر ندامت کو توبہ نہیں کہا جاتا۔ اور جو کہا گیا ہے کہ اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے تو یہ اس لیے کہ اگر کوئی شخص شراب پینے پر اس لیے ندامت کا اظہار کرتا ہے کہ اس کے ساتھ اسے سر درد کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے یا اس کی عقل ماؤف ہو جاتی ہے یا اس میں مال اور عزت و آبرو کا نقصان ہے تو شرعی طور پر اسے توبہ نہیں کہا جائے گا، اسی طرح جو یہ کہا گیا کہ وہ قدرت کے باوجود آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کرے گا تو یہ اس لیے کہ اگر کوئی شخص عدم قدرت کی وجہ سے گناہ چھوڑتا ہے تو یہ توبہ نہیں، مثلاً: اگر کوئی شخص طاقت و قدرت نہ ہونے یا خواہش باقی نہ رہنے کی وجہ سے زنا ترک کرتا ہے تو اسے توبہ نہیں کہا جاسکتا۔<sup>①</sup>

① تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: مفردات القرآن: 149، 148/1، والتعريفات للجر جاني، «



## توبۃ النصوح کا مفہوم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾

”اے مومنو! اللہ کے حضور صاف دل سے توبہ کرو۔“<sup>①</sup>

اس آیت کریمہ میں ﴿تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان کے بارے میں علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”توبۃ النصوح“ کا مفہوم یہ ہے کہ اس بات کا پختہ عہد کیا جائے کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں ہوگا۔ مزید برآں اس کا مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ توبہ کرنے والا پوشیدہ یا اعلانیہ طور پر اپنے عمل پر اس گناہ کا کوئی تاثر باقی نہ رہنے دے۔ یہی وجہ ہے کہ ”توبۃ النصوح“ سے انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔

علامہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ”توبۃ النصوح“ کا تعلق دل کے اعمال سے ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ دل کو گناہوں سے پاک کر لیا جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ انسان کو گناہ سے اس طرح نفرت ہو جائے کہ دل میں اس کا خیال بھی نہ آئے۔<sup>②</sup>

## توبہ کی اقسام

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ توبہ کے تین معانی ہیں:

## ① ندامت

① ص: 74، وکشاف اصطلاحات الفنون للتهانوي: 219/1. ② التحريم: 8:66. ③ مفردات القرآن: 149/1، والتعريفات للجرجاني، ص: 74، وکشاف اصطلاحات الفنون للتهانوي: 219/1.

② عزمِ صمیم کہ اللہ تعالیٰ نے جس بات سے منع فرمایا ہے، اس کا دوبارہ ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔

③ اور اگر ازراہِ ظلم کسی سے کوئی چیز چھینی ہو تو اسے واپس کیا جائے۔

جہاں تک توبہ کی اقسام کا تعلق ہے تو وہ دو ہیں: ① توبۃ انابت اور ② توبۃ استجابت۔ توبۃ انابت کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس لیے ڈرو کہ اسے تم پر مکمل قدرت حاصل ہے اور توبۃ استجابت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس لیے حیا کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾

”اور ہم (اس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔“<sup>①</sup>

اس کی ایک تیسری قسم بھی بیان کی گئی ہے جس کا نام ہے، صحیح توبہ اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آدمی سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو وہ صدقِ دل سے فوراً توبہ کر لے۔ یاد رہے صحیح توبہ، توبۃ النصوح ہی ہے جب کہ فاسد توبہ یہ ہے کہ انسان زبان سے توبہ کرے مگر دل میں گناہ کی لذت باقی ہو۔

## توبہ، انابت اور اُوبۃ میں فرق

جو شخص عذابِ الہی سے ڈرے، اسے صاحبِ توبہ کہا جاتا ہے اور جو ثواب کے لالچ میں توبہ کرے، اسے صاحبِ انابت کہا جاتا ہے اور جو محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں توبہ کرے، اسے صاحبِ اُوبۃ کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں دوسرا

اکثر لوگ توبہ کی قدر و منزلت اور اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں۔ علم، عمل اور حال کے اعتبار سے توبہ کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے اسی لیے محبت رکھتا ہے کہ ساری مخلوق میں وہی اس کے خواص ہیں۔ اگر توبہ اسلام کے تمام احکام اور ایمان کے کامل حقائق کی جامع نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس قدر مسرت کا اعلان و اظہار نہ فرماتا۔ تمام مقامات و احوال جن کے بارے میں لوگ گفتگو کرتے ہیں، وہ سب توبہ ہی کی تفصیلات اور آثار و نتائج ہیں۔<sup>①</sup>

### توبہ..... قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں بڑی کثرت کے ساتھ مختلف مقامات پر مختلف اسلوب و انداز میں توبہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند عنوانات کے تحت آیات کریمہ کا انتخاب، ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ حسب ذیل ہے:

#### توبہ قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے

قرآن مجید کی بے شمار آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے، درج ذیل آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعُجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِيكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِيكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ٥﴾

”اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم نے پچھڑے کو (معبود) ٹھہرا کر اپنے آپ پر (بڑا) ظلم کیا ہے، لہذا اب تم اپنے پیدا کرنے والے کے حضور توبہ کرو اور تم اپنے آپ کو قتل کرو، تمہارے خالق کے نزدیک